Registered

No. L. 89.

# ہفتہوار نور افشاں لودیانہ




حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۱) مطبوعہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

## گلدستۂ اخبارات

ڈاکٹر اِی۔ ایم۔ ویری صاحب پرنسپل اور مسٹر سی۔ این گھوش صاحب ہیڈماسٹر کی جانفشانی اور حسن انتظام کی بدولت۔ سی۔ ایم۔ ہائی سکول لدھیانہ کا نتیجہ امتحان مڈل بہت اچھا رہا۔ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بازاروں میں سیر فرماتی ہیں آرایش و سرگرمی بیحد ہے۔ ۵۰ ہم کروڑ روپیہ کے قرضہ کا اشتہار دیا گیا ایکسو ستے ۹۱ قبول ہوئے سود فی صدی فی سال پونے تین روپیہ ہوگا اور واپسی کی میعاد دس سال مقرر ہوئی ہے۔ لنڈن میں امیر صاحب کابل کے قیمتی خیالات دربارہ دوستی انگلستان و نفرت روس کے شایع کئے گئے۔ حضور ملکہ معظمہ نے حکم دیا کہ آیندہ آئرش فوجیں سنٹ پیٹر کے تہوار پر لطور تمیز کے اپنی ٹوپیوں پر قومی نشان لگایا کریں اور وہ شمراک کی ٹہنی ہے۔ شمراک تین پتوں کی ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے۔ بوئر پریٹوریہ کی قلعبندیوں کے مضبوط کرنے میں سرگرمی سے مشغول ہیں اور اس کے گرد خندق کھودنے کے کام پر پانچ ہزار کافر لگا رکھے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ کرونجی کو جنگ ختم ہونے تک سنٹ ہلینہ کو جلاوطن کریں۔ یہہ وہ جزیرہ جہاں شہنشاہ نپولین نے گردش زمانہ کے آخری ایام صرف کئے تھے۔ بوئر کہتے ہیں کہ اگر برٹش فوج پریٹوریہ اور بلومفونٹین پر قابض ہوگئی تب بھی بوئر آرام نہ کرنے دیں گے وہ جنگ وحشیانہ جاری رکھیں گے۔

حضور ملکہ معظمہ اپریل میں آئرلینڈ تشریف لیجائینگی اور وایسرائگل لاج میں رونق افروز ہونگی۔ مسٹر سسل روڈز کمبرلی سے انگلستان کو روانہ ہوگئے۔ کمبرلی سے ایک مضبوط فوج مخلصی میفکنگ کے لئے روانہ کی گئی ہے۔ لیڈی سمتھ سے خبر ہے کہ بیگر سبرگ کے متصل بوئر خندقیں کھود رہے ہیں طرح طرح کی افواہیں ہیں۔ بوئر لوگ غربی درہ ہائے ڈریکنسبرگ بھی محفوظ کر رہے ہیں ایک حصہ صلح کی تجویز کا طرفدار ہے۔ شرط صلح یہہ کہ دونوں جمہورین خودمختار رکھی جاویں تحقیق کچھ نہیں۔ ہلیپ میکر کی طرف ۱۲ ہزار برٹش فوج بوئروں کو دھمکی دے رہی ہے۔ جنرل برانٹ نے معہ فوج کے جیمس ٹون پر قبضہ کرلیا ہے۔ لارڈ کچنر وکٹوریہ روڈ میں فوجیں تیار کر رہے ہیں کہ گریکوالینڈ وسٹ پر پیشقدمی کریں۔ جنرل رنڈل صاحب معہ عملہ کے جہاز پر سوار روانہ کیپ ہوگئے۔ ڈیوک آف وسٹ منسٹر کی جائداد ۴۰ لاکھ روپیہ کی نکلی ہے۔ ڈیوک مذکور کا فلائنگ فاکس نام گھوڑا بونے ۵ لاکھ پر بکا ہے۔ لندن میں چندہ جنگ ٹرنسوال ایک کروڑ ۱۰ لاکھ تک پہنچا۔ شاہ ایران سیر یورپ کے لئے تشریف لیجانے والے ہیں ملکہ معظمہ نے انگلستان میں مدعو فرمایا۔ فرنچ رشتہ بحری کا ایک اعلیٰ افسر قومی نمک حرامی کے لئے زیر اشتباہ ہے ملکی راز فروخت کئے۔ فرانس میں ایک تازہ بندوق ایجاد ہوئی جو کہتے ہیں کہ انقلاب پیدا کریگی اس پر غور ہو رہا ہے۔ جرمن فرانس کا دوست ضرور ہے لیکن جرمن وزیر اعظم نے کہا کہ صوبجات السیس لورین ہرگز واپس نہ ہونگے۔

سیدہ (سیدون) کے مسلمانوں نے وہاں کے برٹش وایس کنسل کے لڑکے کو زخمی کیا اور مکان گھیر لیا۔ دلی بیروت نے وایس کنسل کی مدد کو فوج بھیجی برٹش کنسل جنرل بھی موقعہ پر آئے۔ گورنمنٹ ہند نے امیر صاحب کابل نے پوچھا اتنا جنگی سامان کیوں خریدتے ہو۔ امیر صاحب کا جواب ہے کہ شمہ چہ معنے۔ عالی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بھیرہ کی طرف دورہ فرماکر رونق افروز لاہور ہوگئے۔ نواب صاحب دیر نے لاہور کی خوب سیر کی مقامات شالامار وغیرہ ملاحظہ فرمائے۔ حضور وایسرائے ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے روانہ شملہ ہونگے۔ کوئٹہ میں حضور وایسرائے کی آمد کی ابھی سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ۱۰ اپریل کو رونق افروز ہونگے۔ حضور لیڈی صاحبہ بھی ہمراہ ہونگی۔ یہاں سرداران بلوچستان کا دربار کیا جاویگا۔ کوئٹہ سے حضور وایسرائے ملتان میں تشریف لاوینگے اور یہاں سے نواح ڈیرہ جات کی سیر فرماوینگے۔ راولپنڈی کے مشہور ٹھیکہ دار سردار بوٹا سنگھ نے فوج جنوبی افریقہ کے لئے ۲۰۰ عمدہ خیمے نذر کئے۔ کوئٹہ میں تشویش ہے کہ جعفر خاں ڈکیت کے لٹیرے پھر وارد ہوئے۔ دو آدمی شبہ میں پکڑے گئے ہیں۔ گذشتہ سال ان لٹیروں نے کئی آدمی قتل کئے تھے۔ رسالدار میجر حافظ محمد نواز خاں جدید برٹش ایجنٹ کابل کو لفٹنٹ کرنل کا عارضی منصب دیا گیا ہے۔ ہندوستان سے ۲۰۰۰ ہاتھی جنوبی افریقہ کو جاوینگے۔ بنگال لنسرز کے کپتان چینی و کپتان رکٹس ہمراہ ہونگے۔ لکھنؤ میں۔ او۔ آر۔ ریلوے کے مال گدام کی چھت آپڑی ایک دب مرا اور ۱۲ زخمی ہسپتال میں ہیں۔

## ایڈیٹوریل نوٹس


پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر۔
پادری این پرداس صاحب پنڈت رامانند صاحب انور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ہیچ گولک ناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ پادری پی سی اپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب
پادری بی بی بالصاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب منت } کارسپانڈنٹس


---

**فتح مبارک ہو۔** لارڈ رابرٹس صاحب نے ۷ مارچ کو اوسفونٹین سے تار بھیجا کہ آج ہم نے بوئروں پر بنات خاص حملہ کیا۔ دشمن کا مقام موڈر ندی سے ۱۴ میل شمال کو اور ۱۳ میل جنوب کو تھا۔ دشمن کا بایاں بازو مشرق کی طرف بھاگ نکلا۔ افواج رسالہ اور اسپی توپخانہ زور شور سے تعاقب کر رہا ہے۔ شام کے وقت صدر مقام آگے بڑھا کر پوپلار کے گھاٹ پر قایم کر دیا ہے۔ اسی مقام پر جنرل ٹکر اور جنرل کولوایل کا ڈویزن اور گارڈ برگیڈ بھی آپہنچے۔ ہمارا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ دشمن بالمقابل حملہ کے لئے تیار نہ تھا۔ برٹش فوج کا رعب داب روز افزوں ترقی پر ہے۔ دشمن کی آمد و رفت کا راستہ بلومفونٹین کے ساتھ معرض خوف و خطر میں ہے۔ دشمن کا مقام بڑا مضبوط تھا۔ سامنے سے حملہ کرنا دشوار تھا بازو پر حملہ کرنے کے لئے بڑا بھاری چکر کاٹنا لازم تھا۔ رسالہ نے حملہ جاری رکھا گھوڑے چور چور ہو گئے جنرل فرنچ کا قول ہے کہ اسپی توپخانہ نے بہت کشت و خون کیا ہمارا نقصان پچاس کے قریب تھا۔ افسروں سے لفٹنٹ کسویک قتل ہوئے اور لفٹنٹ بیلی اور لفٹنٹ چمپین کریگنی زخمی ہوئے بوئروں کی فوجوں کی کمان پر جنرل ڈیلوٹ اور جنرل ڈیلاری تھے۔ روٹر نے سٹرکسٹروم سے لکھا کہ جنرل گیٹیکر صاحب سٹارمبرگ میں بخیریت داخل ہو گئے اور اُن کو بوئروں کی طرف سے کوئی مقابلہ پیش نہ آیا میدان خالی تھا جم گئے۔ کمبرلی سے ایک بھاری فوج میفکنگ کو خلاص کرنے کے لئے کوچ کر رہی ہے۔ آسٹریلیا کے وزرا نے مشورہ کر کے مسٹر چیمبرلین کو اطلاع دی ہے کہ دو ہزار فوج مزید کے بہم پہنچانے میں ہم آپ کا ہاتھ بٹائینگے اور اس فوج کی آراستگی کے لئے ۵ ہفتوں کا انتظار کرنا چاہئے۔ پارلیمنٹ لنڈن میں اخراجات جنگ کے لئے ۵۲ کروڑ روپیہ قرض لینے کی تجویز ۱۶۷ ووٹ سے پاس ہو گئی۔ مخالفت میں صرف ۲۶ ووٹ تھے۔ اس سے اخراجات جنگ کے بہم پہنچانے کی دقت گویا کہ رفع ہو گئی۔ جنگی حکام اندازہ کرتے ہیں کہ اس جنگ کا خاتمہ ۳۰ ستمبر سے پہلے نہ ہوگا یہ اندازہ صلح نہ ہونے کی حالت کے لئے ہے۔ صلح کی امید اس لئے کم ہے کہ برٹش گورنمنٹ بوئروں کی آزادی مثل سابق گوارا نہ کریگی اور بوئر بھی آزادی کے چھن جانے کو یک لخت بنائے مصالحت قرار نہیں دینگے۔ لیڈیسمتھ کی مخلصی سے تھوڑی دیر پہلے جنرل بولر نے ایک پیغام خفیہ عبارت میں بھیجا تھا جس سے نا امیدی ٹپکتی تھی لیکن اسکے ساتھ ہی دوسرا پیغام پہنچے پر لنڈن میں خوشگوار حیرت پیدا ہوئی اسکے بعد جیوں جیوں تصدیق ہوتی گئی پبلک کا جوش بے انتہا بڑھ گیا جسکی کیفیت ظاہر کر چکے ہیں۔ اس غلط فہمی کی وجہ بتلا چکے ہیں کہ لارڈ ڈنڈانلڈ کس طرح بے خبری میں جا پہنچے حالانکہ جنرل بولر کو خیال تھا کہ دشمن ابھی قایم ہے جونہی لارڈ ڈنڈانلڈ صاحب لیڈیسمتھ میں پہنچے سر جارج وایٹ صاحب نے حکم دیا کہ محصورین کو آرائش دیا جائے یہ حکم اسلئے دیا تھا کہ بوئروں کی فرار کو روکنے کے قابل ہوں۔ لارڈ رابرٹس صاحب فرماتے ہیں کہ ۷ مارچ کی جنگ میں مسٹر کروگر و مسٹر سٹائن دونو موجود تھے اور فوج کو پرجوش الفاظ میں حوصلہ دلا رہا تھا نیکی کوشش کی لیکن بوئروں کے پاؤں ایسے اکھڑے کہ بوئروں کی کہاں ٹھہر سکتے تھے۔ برٹش توپخانہ اور [illegible]

## تار برقیاں

روٹر نے اپرنگٹن سے لکھا کہ جنرل کلیمنٹس نے نے کیمپ آگے بڑھا دیا۔ وین رائل کی جانب دریا کے نہایت نزدیک خیمے لگائے۔ بوئر یہاں سے بالکل فری سٹیٹ کو ہٹ گئے ہیں برٹش فوج نے اوسفونٹین پر بڑی زبردست فتح حاصل کی۔ لارڈ رابرٹس نے پاپلر گرو سے لکھا کہ ۷ مارچ کی جنگ میں کروگر و سٹائن دونوں موجود تھے بوئروں کو بہت کچھ ہمت دلائی لیکن وہ برٹش توپخانہ اور بھاری فوج رسالہ کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ روٹر نے کیپ ٹون سے خبر بھیجی کہ اضلاع پرانسکہ اور کنگارٹ کے باشندوں نے اعلان کیا کہ ہم فری سٹیٹ کے تابع ہیں نہ کہ برٹش کے۔ ان اضلاع کی ڈچ آبادی سرکش ہو گئی ہے اور بغاوت کی لہر دیگر اضلاع پر بھی پھیلتی جاتی ہے۔ باغیوں کی تعداد اب تک تین ہزار تک بھی جاتی ہے۔ اضلاع وکٹوریہ وسٹ فریزربرگ بھی آلودہ ہو چلے ہیں۔ سرکش اضلاع کے شمال مغرب میں فوج بھیجی گئی۔ لیڈیسمتھ سے بحری برانگیڈ سیمنسٹون کو جاتے ہوئے ڈربان میں پہنچی اور ہر تپاک خیر مقدم حاصل کیا۔ سر جارج وایٹ صاحب لیڈیسمتھ سے پیٹر مارٹزبرگ کو تشریف لے گئے ہیں۔ جنرل کلیمنٹس نے خبر دی کہ جونہی پل کا بنا یا سامان پہنچیگا ہم معہ فوج کے دریا پار ہو جائیں گے۔ جنرل گیٹیکر نے خبر دی کہ برگرسڈارپ کی نواح میں عظیم تعداد باغیوں کی اطاعت کرنے کی خواہشمند ہے۔ جنرل وارن صاحب کا ڈویزن بھی لارڈ رابرٹس صاحب کی کمک کو روانہ ہوا ہے۔ روٹر نے پوپلاگرو سے لکھا کہ جنرل فرنچ یہاں سے ۱۰ میل آگے دندناتے ہیں۔ جنرل فرنچ کہتے ہیں کہ آگے راستہ دشمن سے صاف ہے دشمن پریشان ہو رہا ہے غالباً بلومفونٹین تک مقابلہ نہ ہوگا۔ اٹھول ڈویزن بھی ۱۳ مارچ سے روانہ کیپ ہونا شروع ہو گیا۔ برٹش کی حال کی فتوحات نے دشمن کے ایک حصہ میں بے ہوشی ڈالدی ہے۔ انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ آخری جنگ میں فتح سے پہلے ۳۰۰۰ بوئر فوج نے پیغام اطاعت انہی شرائط پر بھیجا تھا کہ لارڈ رابرٹس نے منظور نہ فرمایا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ٹرانسوال پر حملہ کرنا ممکن نہیں کیونکہ لیڈیسمتھ سے کنگ تک تمام پل اڑا دئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیلینیا سیلانگی کی کانیں بھی سرنگوں سے اڑا دی ہیں اور بھی بہت کچھ واہیات بکتے ہیں۔ پریسیڈنٹ سٹائن کہتے ہیں کہ پریٹوریہ کے مغلوب ہونے سے پہلے وہ ہوگا کہ یورپ حیرت اور تعجب کریگا۔ بوئر دار الخلافہ کے چاروں طرف سرنگیں اور زمین دوز ہلاکت کے تجربے تیار ہیں جو خوفناک اثر دکھائیں گے۔ یہ انتظام حفاظت کا نہایت لایق انجنیروں اور اول درجے کے فرنچ کیمیاگروں کی

# مسیح کی تعلیم

## بقیہ چودھواں باب

## دنیا کی آخرت کی بابت

لیکن وہ ہم کو ترغیب دیتا ہی کہ ہم ان دونوں میں سے ایک کے لئے تیار ہو جاویں۔ اگر یہہ ہماری معمولی عادت اور طبیعت ہی تو یقیناً ہم زیادہ سرگرمی سے کوشش کریں گے کہ اب مسیح کی زندگی کے نقش قدم پر چلیں۔ یاد رہے کہ مسیحیوں کی پاکیزگی اور پھل لانے کی قدرت خداوند یسوع مسیح کی شراکت پر موقوف ہی۔ اس لئے اگر ہم اس کی دوبارہ آمد کی راہ دیکھیں گے تو ہم اپنے دل کا دروازہ ہمیشہ کھُلا رکھیں گے کہ ہم اس کی شراکت کی شناخت میں اور اس کا فضل پا کے اس کے کلام کی فرمانبرداری میں برابر بنے رہیں گے ٭

مسیح کا فضل قبول کرنے کے لئے اپنا دل کھُلا رکھنا یا "جاگتے رہنا" عام اور اوّل عادت ہی کیونکہ مسیح سے جدا رہنے کا پھل یہہ ہی کہ الہی زندگی ہم میں سست ہو کے مُرجھاتی ہی۔ "مجھ میں قایم ہو اور میں تم میں جس طرح کہ ڈالی آپ سے میوہ نہیں لا سکتی مگر جبکہ وہ انگور کے درخت میں قایم ہو اسی طرح تم بھی نہیں مگر جبکہ مجھ میں قایم ہو۔ انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو جو مجھ میں قایم ہوتا ہی اور میں اس میں وہی بہت میوہ لاتا ہی کیونکہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کر سکتے (یوحنا ۱۵: ۴-۵) پھر اگر ہم "جاگتے رہیں" ہم سرگرم اور محنتی بھی ہونگے کیا ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس عظیم دن پر ہم خداوند سے یوں نہ کہیں کہ (لوقا ۱۹: ۱۶) "اے خداوند تیری منیا سے دس منیا پیدا کیں"

بیشک یہہ ہمارے دل کی آرزو ہی۔ پھر جاگتے رہنا آزمایش کی مختلف حالتوں میں کام آویگا۔ بیشک فقیرانہ زندگی مسیحی زندگی نہیں ہی تو بھی مسیح نے یوں بتایا کہ (متی ۱۸: ۸-۹) "اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلاوے اُسے کاٹ ڈال اور اپنے پاس سے پھینک دے کہ لنگڑا یا ٹُنڈا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہی کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں ہوتے ہوئے ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے" اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلاوے تو اُسے نکال کے اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ کانا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہی کہ تیری دو آنکھ ہوں اور تو جہنم کی آگ میں ڈالا جاوے" ہم سمجھتے ہیں کہ ان آیتوں کی نصیحت یہہ ہی کہ اگر کامل اور پوری زندگی آزادی کی زندگی ہی جس میں ساری چیزیں روا ہیں تو بھی سچا مسیحی اپنے مزاج اور طبیعت اور ساری حالتوں سے بیدار رہتا ہی۔ کبھی کبھی اپنے کو روکے گا یا انکار کریگا تا کہ اس کی روحانی زندگی کو نقصان نہ پہنچے ٭

پھر "جاگتے رہنے" کے ساتھ مسیح دعا کرنے کی ہدایت کرتا ہی (متی ۲۶: ۴۱) "جاگو اور دعا مانگو۔" (لوقا ۲۱: ۳۶) "پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا مانگو" (متی ۱۳: ۳۶) "تم خبردار رہو۔ جاگتے رہو اور دعا مانگو" اور دعا کی بابت ہماری نصیحت کے لئے چاروں انجیلوں میں مسیح بہت سی تعلیم دیتا ہی۔ دیکھو متی ۶: ۵-۱۵+۷: ۷-۱۱+۹: ۳۸+۲۸؛ ۱۹+۲۶: ۳۶-۴۲+مرقس ۱: ۳۵+۶: ۴۶+۹: ۲۹+۱۱: ۲۲-۲۵+لوقا ۹: ۱۸-۲۸+۱۱: ۱-۱۳+۱۸: ۱-۸+۲۳: ۲۴-۴۶+یوحنا ۱۴: ۱۳+۲۵+۷: ۲۶+۲۳-۲۶+۲۷: ۴۲

مذہب کی اور باتوں کی نسبت دعا پر بہت اور خاص ہمارا قومی اعتراض لائے گئے۔ خلقت کی بیقراری کے عذر پیش ہوے۔ وہ یوں کہتے کہ جب سب چیزیں قدرتی شریعت کی تابع میں رہتی ہیں تو اس وجہ سے دعا کرنی عقل کے خلاف ہی ٭

پھر خدائی عالم الغیبی اور خدا کے کلام مقدس سے وہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب خدا نے اپنی مرضی اور دانائی سے سب کچھ آراستہ اور پیشتر سے مقرر کیا تو دعا کے وسیلہ سے اس کی مرضی کو بدل کرنے کی کوشش بے فایدہ ہی اور دعا میں صرف یہہ تاثیر ہی کہ اس سے انسان کا دل خدا کی مرضی کو قبول کر لیتا ہی جب کوئی مسیحی خدا سے دعا کرتا ہی تو وہ ایک آدمی کی مانند ہی جو کشتی میں بیٹھا ہی وہ رسّی کھینچتا ہی اور خیال کرتا کہ زمین میرے نزدیک آتی ہی جب سچ مچ وہ اپنے کو زمین کے نزدیک کھینچتا ہی۔ لیکن ہم جواب میں یہہ کہتے ہیں کہ اگر یہہ اعتراض قابل غور ہی تو بھی جب ہم خدا کا الہام کہ وہ باپ ہی دریافت کرتے ہیں اور مسیح کے وعدوں اور انسان کے دل کی تجربہ کاری اور قدرتی طبیعت پر غور کرتے ہیں تو ہم دعا کی حقیقی تاثیر پر پورا بھروسہ رکھیں۔ مسیح نہ صرف یہہ وعدہ دیتا کہ (متی ۷: ۷) "مانگو کہ تمھیں دیا جائیگا ڈھونڈو کہ تم پاؤ گے" وہ ہم کو ہمت دلاتا کہ ہم اس ایمان میں قایم رہیں گے کہ آدمزاد کی دوہائی اور منّت خدا کی مرضی اور کام پر اثر کرتی ہی کہ باپ ہو کے وہ ہماری سُننے کو تیار ہی اور کہ دعا میں لگے رہنا اور سُستی نہ کرنی ہمارا فرض ہی کہ ہماری دعا خدا کے ساتھ غالب آنے والی ہوگی۔ دیکھو لوقا ۱۸: ۱-۸) اور ۱۱: ۵-۸)۔

اور ان کو جو مسیح میں رہتے ہیں اور جن میں مسیح کا کلام رہتا پورا اطمینان ہی کہ ایسی دعا جو مسیح کے نام میں اور مسیح ان کے دل میں رہنے اور اثر کرنے سے

ہوتی ہے ضرور تسلی جائیگی (یوحنا ۱۴: ۱۳، ۱۵: ۱۶، ۱۶: ۲۳-۲۴-۲۶-۲۷)

تو بھی یاد رہے کہ دعا کرنے اور بیدار رہنے کی ہدایت کے ساتھ مسیح نے بھی ایک عجیب نصیحت اپنے شاگردوں کو دی جب اس نے کہا کہ "کیا ابن آدم آ کر زمین پر ایمان پاویگا"

اب ہم اس کتاب کو ختم کرتے ہیں ہم نے دیکھا کہ جتنا ہم مسیح کی تعلیم پر غور کرتے اور کام میں لاتے اور سب دوسرے اُستادوں کی تعلیم سے مقابلہ کرتے ہیں اتنی ہی مسیح کی باتیں قدرت اور اختیار میں مقدم ٹھہرتی ہیں۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ زندگی کی سچی اور جلانے والی روشنی اس سے نکلی ہے۔ مسیح کے وقت سے تخمیناً دو ہزار برس گذر گئے ہیں اور ان میں بہت بحث اور نئی باتیں ایجاد ہوئیں اور آدمزاد کی عقل بہت بڑھ گئی تو بھی اب تک ہم اپنی عقل کی حد سے واقف ہو کر پطرس کی مانند یہہ پکارتے ہیں کہ "اے خداوند ہم کس کے پاس جاویں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے پاس ہیں"

لیکن ہمارے ایمان میں مسیح آپ اپنی ساری تعلیم سے بڑھکر ہے اور اسی کے ذریعہ سے ایسی برکت ہم پر آتی ہے جو اس کی تعلیم کی بخشش کی نسبت بیش قیمت ہے۔ مسیح میں شریک ہو کے ہم یہہ الٰہی زندگی کی بخشش حاصل کرتے ہیں اور اُس تخت سے جس پر وہ سرفراز ہوا یہہ وعدہ یقین کے ساتھ اُترتا ہے کہ "اس لئے کہ میں جیتا ہوں تم بھی جیوگے" (یوحنا ۱۴: ۱۹)۔ آمین۔

تمام

پادری جارج ہنٹلی

## صحت کتب ربانی از روئے قرآن

مسیحی پُرانے اور نئے عہد کو کتب ربانی یعنے خدا کے الہام سے نازل ہونا مانتے ہیں۔ یہودی صرف پُرانے عہد نامے کو خدا کے الہام سے قبول کرتے ہیں۔ محمدی اس پُرانے اور نئے عہد نامے کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں یعنے توریت جس میں موسیٰ کی پانچ کتابیں شامل ہیں۔ زبور جس میں علاوہ داؤد کی تصنیف کے دیگر صحائف انبیا بھی شامل ہیں اور انجیل جس میں کل نیا عہد نامہ شامل ہے۔ یہودی عام طور سے پُرانے عہد نامے کو توراۃ بھی کہتے ہیں یعنے شرع۔ محمد صاحب قرآن میں کہتے ہیں کہ "توراۃ۔ زبور۔ اور انجیل منجانب اللہ ہیں اور اسی کے الہام سے بنی آدم کی ہدایت اور تلقین کے لئے نازل ہوئی ہیں" اور قرآن میں محمدیوں کو ہدایت ہے کہ ان کتب مقدسہ پر ٹھیک ویسا ہی ایمان رکھیں جیسا وہ قرآن پر رکھتے ہیں کیونکہ سورہ بقر کی آیت اسی تک یوں وارد ہوا ہے۔ "اس کتاب میں کچھ شک نہیں ہے۔ اہل خوف کے لئے ہدایت جو ان دیکھے پر ایمان لاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو تجھ پر اور تجھ سے پہلے اُترا ہے وہ اُسے مانتے ہیں اور ان کو آخرت کا یقین ہے وہی اپنے رب سے ہدایت یافتہ ہیں اور وہی مراد رسیدہ ہیں۔ وہ جو کافر ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مُہر کر دی ہے اور ان کے کانوں اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ بعض آدمیوں میں ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہرگز مومن نہیں ہیں" اب ان مذکورہ بالا آیتوں سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا سے ہدایت یافتہ ہیں ان کے فرائض یہہ بیان ہوئے ہیں (۱) خدا کے الہام پر اور اس کی کتاب پر شک نہیں کرتے۔ ان دیکھے پر ایمان لاتے ہیں (۲) نماز پڑھتے ہیں (۳) خیرات دیتے ہیں۔ (۴) قرآن توریت زبور اور انجیل پر ایمان رکھتے ہیں (۵) روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بات سے منکر ہونا کافر اور بے ایمان بنتا ہے اور عذاب الیم کا سزاوار ہوتا ہے۔ کیونکہ سورہ العمران آیت ۲ و ۳ میں یوں لکھا ہے کہ "اُس نے تجھ پر سچی کتاب نازل کی ہے کہ اگلی کتابوں کے مصداق ہے اور اس سے پہلے توریت اور انجیل کو نازل کیا تھا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ خدا کی آیتوں کے منکر ہیں انہیں سخت عذاب ہوگا" اور منکروں پر جس قسم کا عذاب ہوگا اس کو بھی ہم قرآن ہی کے الفاظ میں بیان کئے دیتے ہیں جس کا ذکر سورہ مومنین آیت ۷۲ و ۷۳ میں یوں ہوا ہے۔ "جنہوں نے اس کتاب کی تکذیب کی جو ہم نے اپنے رسولوں کو دیکر بھیجا تھا وہ آخر کو معلوم کریں گے جب طوق ان کی گردنوں میں ہونگے اور زنجیریں ڈالکر گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں جھونکے جائینگے"

تمام مسلمانوں کو خود محمد صاحب کے زمانے میں یہہ حکم ہوا تھا دیکھو سورہ بقر ۱۳۰ آیت۔ "اے مسلمانوں تم بولو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کلام پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے۔ اور اس پر جو ابراہیم پر۔ اسمٰعیل۔ اسحاق۔ یعقوب اور اس کے بارہ بیٹوں پر نازل ہوا تھا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو ملا تھا اور جو کچھ تمام نبیوں کو ان کے رب سے دیا گیا تھا ہم ان کے درمیان کسی میں بھی فرق نہیں کرتے" اس ایمان کے اقرار کا جواب ہم کو سورہ العمران آیت ۹۰ میں

یوں ملتا ہے گویا اس وقت کے مسلمان زبان حال سے کہہ رہے ہیں:۔ "ہم خدا پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر نازل ہوا ہے اور جو ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحاق اور یعقوب اور اس کے بارہ بیٹوں پر نازل ہوا تھا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں پر ان کے رب سے ملا تھا ہم ان میں کسی کو جدا نہیں کرتے۔" پھر ہم سورہ بقر آیت ۲۸۵ میں مسلمان اور ان کے نبی کو بھی یہہ کہتے سُنتے ہیں۔ رسول نے اور مسلمانوں نے اس بات کو مان لیا ہے کہ جو کچھ خدا سے اس پر نازل ہوا ہے اور سب مسلمان اللہ اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ ہم اس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے۔" اس کے بعد ہم اگر سورہ نساء آیت ۱۴۹ سے ۱۵۱ تک کا مطالعہ کریں تو ہم کو یہہ عبارت دکھائی دیتی ہے "جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں فرق نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور اس کے درمیان ایک اور راہ نکالتے ہیں وہ بھی کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے رسوائی کا عذاب تیار رکھا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے اور ان کے درمیان سے کسی کو الگ نہیں کیا اللہ ان کو اس کا بدلہ دیگا۔ اہل کتاب میں سے جو علم میں مضبوط اور مسلمان ہیں جو تجھ پر نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوا مانتے اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے اور خدا پر اور آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں ہم انہیں کو بڑا بدلا دیں گے" اسی سورہ کی آیت ۱۳۵ میں یوں لکھا ہے:۔ "اے ایماندارو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور کتابوں کا اور رسولوں کا اور آخری دن کا منکر ہو دور گمراہی میں جا پڑا۔" پھر ہم سورہ حدید آیت ۱۸ میں یہہ پاتے ہیں:۔ "جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب پاس صدیق شہید ہیں ان کا بدلا اور نور ان کے لئے اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں۔"

اب ہم اپنے محمدی دوستوں سے دریافت کرتے ہیں کہ یہہ آئتیں جو ہم نے اُوپر پیش کیں ان میں تو کوئی تاویل کی گنجایش نہیں ان کے معنے بہت صاف ہیں ہر کوئی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایماندار کے فرایض بیان ہوئے ہیں اور منجملہ اور فرایض کے ان کا ایک فرض یہہ بھی ہے کہ کتب سابقہ پر ایمان لائیں اور رسولوں میں فرق نہ نکالیں پھر کیوں ہم یہہ سُنا کرتے ہیں کہ انجیل بدل گئی تحریف ہو گئی رد ہو گئی۔ قران میں تو محمد صاحب نے کوئی لفظ ایسا نہیں کہا جس سے ثابت ہو کہ آج کل کے محمدیوں کا دعویٰ درست ہے وہ بالکل خلاف منشائے قران اور اپنے نبی کے بولتے ہیں۔ اب ہم کو ہمارے مخاطب بتائیں۔ کہ ان آیتوں میں یہہ بدلا۔ اور انعام کا وعدہ کن سے کیا جاتا ہے۔ کیا صرف ان سے جو نماز پڑھتے خیرات دیتے۔ خدا اور آخری دن پر ایمان لاتے۔ قران کو کلام خدا جانتے اور محمد صاحب کو اللہ کا رسول مانتے۔ نہیں بلکہ ہر محمدی کو ایماندار ہونے اور انعام کے حاصل کرنے کو کچھ اور بھی کرنا واجب ہے یعنے ان سب پر جو قران کے قبل نازل ہوا توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ اس پر بھی ایمان لانا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔ اب اگر کوئی محمدی کہے کہ میں قران پر ایمان لاتا ہوں مگر مسیحیوں کی کتب مقدسہ۔ توریت۔ زبور۔ انجیل پر ایمان نہیں رکھتا کیا مذکورہ بالا آیتوں کے مطابق اس پر بے دین اور کافر کا فتویٰ نہ دیا جائیگا۔ سخت عذاب اس پر نہ کیا جائیگا کیا وہ خدا کی نشانیوں اور آیتوں کا جھٹلانے والا نہ کہلائیگا۔ وہ کیونکر اپنے کو ایماندار مسلمان کہہ سکتا ہے۔ وہ تو قران کے کہنے پر چلتا ہی نہیں۔ اصل حقیقت یہہ ہے کہ عام طور سے محمدی قران کے مقاصد سے جو وہ کتب مقدسہ کے بارے میں بیان کرتا ہے ناواقف ہیں اور قران کا ترجمہ عام فہم زبان میں کیا ہی نہیں جاتا اگر کوئی موجود ہے تو اس پر بے اعتباری ظاہر کر دی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس کا ترجمہ کرے اور اس کو رواج دے یا اس کے اصلی مقاصد کو کھول کر بیان کرے تو جاہل ملّا نے اس کو کافر بدعتی رسول اور خدا کا دشمن گردانتے ہیں اور یوں عوام الناس کے دھوکا دینے کا باعث ہوتے ہیں۔ ہزاروں محمدی قران کے حافظ ہیں وہ شاید ہزاروں دفعہ ان آیتوں کو جن کو ہم نے اوپر بیان کیا پڑھے گئے ہونگے مگر مطلب تو جانتے ہی نہیں۔ بسا اوقات انہیں حافظوں نے مسیحیوں کا مقابلہ کرتے وقت اپنے ایمان کے خلاف بہت کچھ سخت سُست مسیحیوں اور ان کے مذہب کو کہا ہوگا۔ ان کو کیا خبر ہے کہ جو کچھ ہم کو حفظ ہے اس میں ان کی اور ان کے مذہب کی کس قدر عظمت کی گئی ہے۔ اب ہم خدا ترس مسلمانوں سے باادب عرض کرتے ہیں کہ ان آیتوں پر غور کریں اور ان کے معنوں کو خوب سمجھ لیں۔ آئندہ پرچے میں ہم ان سب اعتراضوں کا جواب دیں گے جو منسوخ ہونے گم ہونے اور تحریف پر کئے جاتے ہیں فی الحال ہم نے آپ کو بتلا دیا کہ کتب مقدسہ کو کس ادب سے آپ لوگوں کو دیکھنا چاہئے انہیں آیتوں پر غور کیجئے کہ جن کا ماننا ایمان کا ایک جزو قرار دیا گیا ہے وہ کیونکر منسوخ ہو سکتی ہیں اور اگر

منسوخ ہوگئی ہوں تو قران میں ان کے لئے کوئی حکم موجود ہوتا مگر وہاں تو کوئی حکم ہی نہیں ہم ابھی اس بات کو نہیں چھیڑتے کہ قران اور بائبل کے درمیان کیا نسبت ہے صرف آپ لوگوں کو یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ آپ لوگوں کو سچا اور پکا محمدی ہونے کے لئے بھی کیا کیا کچھ درکار ہے۔ قران میں محمد صاحب بکار بکار کتب مقدسہ کی بابت گواہی دیتے ہیں سورہ سجدہ آیت ٢٣۔ "ہم نے موسیٰ کی کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت ٹھہرایا۔ سورہ انبیا آیت ١٠٥" اور ہم نے بعد نصیحت زبور میں لکھدیا کہ "میرے نیک بندے زمین کے وارث ہونگے" سورہ العمران آیت ٤٤ میں آنحضرت یہہ فرماتے ہیں۔ "اور مجھ سے آگے توریت ہے اور میں اس کا مصدق ہوں۔ پھر سورہ مایدہ آیت ٤٧ سے ٥٠ تک صاف لکھا ہے" اور وہ تجھے کیوں منصف ٹھہراتے ہیں جبکہ ان کے پاس توریت ہے اس میں خدا کا کلام لکھا ہے ...... ہم نے توریت نازل کی اس میں ہدایت اور نور ہے۔

یہودیوں کو اس توریت کے موافق فرمانبردار ہونا چاہیے۔ نبی لوگ حکم دیا کرتے ہیں اور ربی لوگ بھی اسی کے موافق حکم دیتے تھے اور احبار یعنے کاہن لوگ بھی اس کے موافق حکم دیتے تھے کیونکہ وہ سب لوگ خدا کی کتاب کے محافظ اور گواہ ٹھہرائے گئے تھے اور جو کوئی نازل کردہ خدا کے موافق حکم نہ کرے وہی کافر ہے۔ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو توریت کا مصدق بنا کے بھیجا تھا ہم نے اس کو انجیل دی تھی اس میں ہدایت اور نور اور وہ توریت کا مصدق ہے ...... اور جو کوئی نازل کردہ خدا حکم نہ دے وہی فاسق ہے"

اب دیکھو اس قران کے بموجب کتب مقدسہ خدا کی طرف سے نازل ہوئیں۔ وہ لوگ جو نازل کردہ خدا پر عمل نہ کریں کافر قرار دئے جاتے ہیں۔ ان آیتوں سے کتابوں میں اختلاف بتلایا نہیں جاتا یہہ کہ پہلی کتابیں مابعد کی کتابوں سے منسوخ ہوگئیں برعکس اس کے انجیل کی نسبت یہہ کہا گیا کہ یہہ مصدق ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے نازل ہوئیں اور اسی طرح قران کا دعویٰ ہے کہ وہ کل کتب سابقہ کے تصدیق کرنے کو آیا جیسا کہ سورہ مایدہ کی آیت ٥٢ میں لکھا ہے "(اے محمد) تیری طرف ہم نے سچائی سے کتاب نازل کی ہے جو کتب سابقہ کے تصدیق کرنے اور ان کی نگہبان ہے" اس کے معنے صاف ظاہر ہیں کہ انجیل کا نازل ہونا توریت کی اور زبور کی تصدیق کے لئے تھا بس اس قاعدہ سے بموجب فرمودہ قرآن جملہ سابقہ کتب مقدسہ کی تصدیق کو قران نازل ہوا۔ بھائیو اس پر خوب غور کرو انشاءاللہ آیندہ پرچے میں تمہارے اعتراضوں کا جواب تمہارے ہی علما سے دلوائینگے ہم خود کچھ نہ کہیں گے۔ فقط۔ الحق

---

## لیڈی سمتھ کی مخلصی پر لدھیانہ

### میں جلسہ مبارکبادی

٣ مارچ کی صبح کو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ یہہ مژدہ جانفزا لایا کہ لارڈ ڈنلڈ اللہ صاحب لیڈیسمتھ میں داخل ہوگئے۔ ڈاکٹر فتح چند صاحب سول سرجن اور کئی اصحاب نے گولے چلوائے بہ تحریک خواجہ احمد شاہ صاحب میونسپل کمشنر و بمشورہ سردار شیر احمد خاں صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈسٹرکٹ جج لودیانہ کے یہہ قرار پایا کہ کمیٹی باغ میں ایک جلسہ کیا جائے۔ منادی کے ذریعہ سے باشندگان شہر کو انعقاد جلسہ کی اطلاع دی گئی۔ چار بجے شام کا وقت مقرر تھا۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ کمیٹی باغ کی دیوار کے باہر تک تل رکھنے کو جگہہ نہ تھی۔ شہر کے تمام روسا اہل ہنود اور تمام روسا اہل اسلام اور تمام سوداگر اور رائے چونی لعل صاحب اور ڈاکٹر۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب بہادر۔ پادری۔ جے۔ بی۔ ڈیلر صاحب پادری پریم داس صاحب مسٹر۔ این۔ سی۔ گھوش صاحب مسٹر۔ ای۔ کیلی صاحب اور تمام سرکاری عہدہ دار اور تمام وکلا رونق افروز تھے۔ جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی کہ رائے بہادر ڈاکٹر فتح چند صاحب کی تحریک اور رائے ارجن داس صاحب کی تائید سے سردار شیر احمد خاں صاحب میر مجلس قرار پائے۔ صاحب میر مجلس نے ایک نہایت فصیح اور بلیغ اسپیچ میں اغراض جلسہ واضح طور سے بیان فرمائے۔ فتح وظفر کا مختصر حال دل آویز پیرایہ میں فاضلانہ طور پر بیان کر کے اس قدرتی خوشی وخرمی کا اظہار کیا جو قلمرو برطانیہ کے ہر گوشہ میں اس مژدہ مسرت انگیز پر منائی جارہی ہے آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہر مذہب اور ملت اور رتبہ کے لوگ یہاں پر موجود ہیں یعنے سب قیصرہ ہند کی وفادار رعایا ہیں۔ بعد ازاں پنڈت بھوانی شنکر صاحب وکیل نے ایک دلچسپ اور باموقع مضمون پڑھا اور خواجہ احمد شاہ صاحب نے ایک برجستہ اور بلیغ مضمون لیڈیسمتھ کی مخلصی کی خوشی اور فتح وظفر کی مبارکبادی کے متعلق عالمانہ طرز سے پڑھا اور کہا کہ ہماری فوج ظفر موج بوئروں کو ان کی گستاخی کی سزا دیکر فائز المرام میدان جنگ سے وطن مالوفہ میں واپس آویگی۔ سردار گجن سنگھ صاحب وکیل نے ایک فصیح ایڈریس سُنایا جس میں

جنگ کا تذکرہ اور فتح و ظفر کی خوشی و مبارکبادی نہایت دلکش اور دلچسپ طرز میں بیان کی گئی تھی اور پھر ایک نظم پنڈت راما نند صاحب منشی عالم نے پڑھکر سُنائی اور حسب ذیل رزولیوشن پیش ہوکر پاس ہوئے (۱) ماسٹر غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر کی تحریک اور لالہ منسا رام صاحب میونسپل کمشنر اور مولوی کریم بخش صاحب وکیل کی تائید سے باتفاق رائے پاس ہوا۔ چونکہ آج یہہ خبر پہنچی کہ ہماری سپاہ نے بوئروں پر فتح پاکر لیڈیسمتھ کو مخلصی دی ہو اس لئے اس جلسہ کی رائے ہو کہ اس تقریب کی خوشی کے اظہار کے لئے ایک تار نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے چیف سکرٹری کی خدمت میں بطور مبارکبادی ارسال کیا جاوے اور استدعا کی جائے کہ یہی پیام حضور وایسرائے لارڈ رابرٹس اور حضور قیصرہ ہند کی خدمت میں ارسال کیا جاوے۔ (۲) لالہ تلسی رام صاحب وکیل کی تحریک اور شیخ علی محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور لالہ دیویداس صاحب میونسپل کمشنر کی تائید سے باتفاق رائے پاس ہوا کہ جملہ باشندگان ضلع لدھیانہ اس خوشی کے اظہار میں آج شب کو اپنے اپنے مکانوں پر روشنی کریں (۳) مولوی محمد حسن صاحب میونسپل کمشنر کی تحریک اور لالہ دیوی داس صاحب میونسپل کمشنر کی تائید اور اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ اس مبارک فتحمندی اور لیڈی سمتھ کی مخلصی کی خوشی پر خدائے تعالی کی درگاہ میں شکریہ ادا کیا جائے (۴) سردار گجن سنگھ صاحب وکیل کی تحریک اور خواجہ احمد شاہ صاحب کی تائید سے باتفاق رائے پاس ہوا کہ میر مجلس اس جلسہ کی کارروائی چھاپنے کی غرض سے اخبارات کو ارسال فرما دیں۔ بعد ازاں صاحب میر مجلس کا شکریہ ادا کیا گیا اور تین چیرز دی گئیں۔ اور کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ جلسہ کے خاتمہ پر سرکس کا تماشا ہوا جس کو حاضرین نے بڑے شوق سے دیکھا۔ غروب کے بعد آتشبازی چلائی گئی۔ مشن کمپونڈ میں۔ سی۔ بی۔ بورڈنگ اسکول کے طلبا نے اس خوشی کے موقع پر عمدہ روشنی کی۔ سردار مان سنگھ صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ لالہ شادی رام صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ خواجہ احمد شاہ صاحب میونسپل کمشنر کی کوٹھیوں پر نہایت عمدہ روشنی ہوئی۔ لالہ کشور لعل صاحب و عبد الغفور خاں صاحب میونسپل کمشنر لالہ امراؤ سنگھ صاحب۔ ماسٹر غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر اور شیخ شمس الدین صاحب کی کوٹھیوں پر نہایت عمدہ اہتمام روشنی تھا ؎

---

کیمبرج یونیورسٹی کے سینٹ ہوس میں ایک بھاری جلسہ کیا گیا غرض یہہ تھی کہ والنٹیر اور رائمینی فوج کی تمام شاخوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک قومی ملٹری سکول قایم کیا جاوے۔ اس تجویز کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے ہی یہہ جلسہ کیا گیا تھا۔ وایس چانسلر سیر انجمن تھے۔ انہوں نے حضور پرنس آف ویلز کا تار پڑھکر سُنایا جس میں مقصد مذکور کے ساتھ اُن کی طرف سے بھی دلی ہمدردی تھی۔ یہہ درسگاہ یونیورسٹی کیمبرج کے ماتحت ہوگا۔ نیشنل رائفل ایسوسی ایشن کی کونسل نے بھی اس تجویز کے ساتھ ہمدردی کا پیغام بھیجا ہو اور جنگی حکام سے اس تجویز کی نسبت ہمدردی حاصل کرنے کے لئے باوقار لوگوں کا ایک ڈیپوٹیشن مقرر کیا گیا ہو جو کامیابی کا یقین دلاتا ہو ؎

---

گورنمنٹ عالیہ نے درباریواں پر بڑا بھاری احسان کیا ہو کہ امارت کی مشہور کانہاسے گوٹلہ پر اس کا اقتدار بڑھا دیا ہو۔ اب تک یہہ کانیں برٹش قلمرو میں سمجھی جاتی تھیں یہہ الطاف شاہانہ یکم جنوری سے عمل پذیر ہوا ہو ؎

---

## تثلیث فی التوحید کی تعلیم کی نسبت قدیم مسیحیوں یہودیوں وغیرہ اقوام کی

شہادتیں یسعیاہ ۲۸-۱۶

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۰ء

یہودی مفسرین کہتے ہیں کہ "لفظ الہیم یا الوہیم Elohim Aleim کے اسرار میں تین درجہ ہیں۔ اور ان درجوں کو تین اقنوم کہتے ہیں وہ ایک ہیں اور جُدا نہیں ہو سکتے۔ استثنا ۶: ۴ اے اسرائیل سُن یہوواہ ہمارا الہیم ایک یہوواہ ہو۔ اس کی شرح مصنف یہودی کتاب زوہر Zohar یوں کرتا ہو" خداوند ہمارا خدا اور خداوند ایک ہیں خداوند یا یہوواہ ساری چیزوں کی ابتدا ہو اور ساری چیزوں کا کمال ہو اور وہ باپ کہلاتا ہو۔ اور دوسرا یاہ ہمارا خدا علوم کا چشمہ ہو اور وہ بیٹا کہلاتا ہو۔ اور تیسرا یاہ خداوند روح القدس ہو جو دونوں سے نکلتا ہو۔ اس لئے وہ کہتا ہو اے اسرائیل سُن یعنے اس باپ اور بیٹے اور روح القدس کے ساتھ باہم ایک ہو اور اُسے ایک ماہیت اور ایک ذات مانو کیونکہ جو کچھ ایک میں ہو دوسرے میں بھی ہو۔ وہ کُل تھا اور کُل ہو اور کُل رہیگا ؎

پھر "مسیح بادشاہ کا نام کیا ہو" ترجمہ کیا Messiah

یوں کہتا ہے "یہوواہ اس کا نام ہے" جیسا کہ یرمیاہ ۲۳: ۶ میں بیان ہوا کہ یہہ نام ہے جس سے وہ اسے پکارینگے یہوواہ ہماری صداقت ۞

مفسرین اسے شاخ اور تسلی دینے والا فضل کرنے والا اور روشنی وہ ناموں سے بھی ملقب کرتے ہیں۔ پھر قدوس خدا "بادشاہ مسیح کو" اپنے ہی نام سے نامزد کرتا ہے۔ "یہوواہ اس کا نام ہے" کیونکہ خروج ۷: ۱ میں یوں آیا ہے کہ "خداوند صاحب جنگ ہے یہوواہ اس کا نام ہے"

ان صاف اور صریح شہادتوں کی ذیل میں اور بھی چند شہادتیں پیش کرتا ہوں جو دوسری قسم کی ہیں مگر پہلی شہادتوں سے کچھ کم وقعت کی نہیں ہیں۔ پیدایش کی مختصر تواریخ میں موسیٰ تیس مرتبہ لفظ الیم یعنے خداؤں نے پیدا کیا استعمال کرتا ہے۔ اسم جمع اور فعل واحد ہر موقعہ پر لاتا ہے۔ ان موقعوں کی نسبت یہودی مفسرین یہوواہ کی یہہ تشریح کرتے ہیں کہ لفظ یہوواہ اس کا کلمہ یعنے اس کا بیٹا ہے۔ اور اس کی دانائی روح القدس ہے۔ جن کو وہ تین درجہ کہتے ہیں اور ان تینوں کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ایک ہیں اور انہیں ایک لامفروق یہوواہ ٹھہراتے ہیں یہودیوں نے اس تعلیم کو مختلف طریقوں سے ظاہر کیا ہے۔ جو صاف و موثر اور قایل کرنے والی ہے۔ اس تعلیم کی نسبت میں ربی یہوداہ کی دوش Judah Haccadosh یا یہوداہ مقدس کے ایک مشہور و معروف فقرہ کو پیش کرکے زیادہ واضح طور پر بیان کرونگا جس میں کہ یہودی کلیسا کی تعلیم نہایت واضح طور پر بیان کی گئی ہے اور وہ یہہ ہے "خدا باپ خدا بیٹا۔ خدا روح القدس۔ وحدت میں تثلیث اور تثلیث میں وحدت" یہہ ربی دوسری میں گذرا ہے۔ اس تمہید کے امور مندرجہ ذیل قابل لحاظ ہیں

(۱) یہودی کاہنوں کی برکت دینے کا طریقہ اور اس کے ادا کرنے کی رسم جب وہ جماعت کو برکت دیتے تھے۔ تثلیث کی تعلیم کا بڑی شد و مد کے ساتھ عجیب اظہار تھا۔ اس برکت دینے کے طریقہ کا بیان گنتی ۶: ۲۴-۲۶ تک ذکر ہے۔ یہوواہ تجھے برکت دے اور تیری حفاظت کرے۔ یہوواہ اپنے چہرہ کو تجھ پر جلوہ گر فرمادے اور تجھ پر رحم کرے۔ یہوواہ اپنے چہرہ کو تجھ پر متوجہ کرے اور تجھے سلامتی بخشے۔ یہہ برکت مطابق بیان ربی منیکین [illegible] کے اس کے ہر حصہ بیان کرتے وقت مختلف لہجوں کے ساتھ ادا کی جاتی تھی۔ اور مطابق بیان دو اور ربیوں کے برکت دیتے وقت برکت دینے والا شخص اپنے ہاتھ کو اوپر کی طرف اٹھاتا اور اپنے ہاتھ کی پہلی تین انگلیوں کو پھیلائے ہوئے یا کھولے ہوئے اور چھنگلی کو بند کی ہوئی رکھتا تھا۔ اس طریقہ کی نسبت ان کا بیان ہے کہ الوہیت میں تثلیث ظاہر کرنے کے لئے عمل میں لایا جاتا تھا۔

(۲) یہودی الوہیت کی لئے قدیم سے ایک سنجیدہ علامت کام میں لاتی تھی جس کو وہ سفور [illegible] کہتے تھے۔ یہہ ایک لفظ تھا جو شمار کرنے پر عموماً دلالت کرتا تھا۔ لیکن ان کے عالموں کی اصطلاح میں تجلی کے بیان کرنے کی لئے استعمال ہوتا تھا۔ یہہ کبھی کبھی درخت کی صورت میں ظاہر کی جاتی تھی جس کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں اور بعض اوقات دس دائروں کے وسیلہ سے جن کا مرکز ایک تھا یا دسوں کے لئے مشترک تھا۔ جو شکل کاملیت کی علامت تھی۔ یہہ کل تجلیاں بیان کی جاتی تھیں کہ اس لامحدود چشمہ سے نکلتی ہیں جس طرح سے کرنیں سورج سے۔ اس درخت کی نسبت ربی شمتی [illegible]

یوں کہتے ہیں "تین درجہ ہیں جڑ۔ تنے۔ اور شاخیں۔ اور یہہ تینوں ایک ہیں۔ اس سے ربی کا مطلب ہے وہ لامحدود چشمہ اور دیگر دو درجہ ایک ہیں اور جدا نہیں ہوسکتے۔ دایروں کی علامت میں تین بڑے دایرے۔ تاج۔ دانائی۔ اور سمجھ کہلاتے ہیں۔ ان کی نسبت ربی ازک [illegible] جو مشہور اور عالم یہودی ہیں یہہ کہتے ہیں کہ یہہ سب سے غایت درجہ کا شمار ہے جو ایک ہی تخت پر قابض ہیں اور جس پر کہ قدوس قدوس قدوس رب الافواج یہوواہ بیٹھا ہے۔ اور دیگر مشہور یہودی عالم یہہ کہتے ہیں "یہہ آواز۔ روح۔ اور کلمہ ہیں۔ اور یہہ تینوں ایک ہیں۔ باقی سفورات سے خدا کی صفات بیان و عیاں ہوتی ہیں۔ قدیم یہود یہوواہ کے لا بیان نام کے پہلے تین حروف یعنے جاڈ۔ حے۔ واؤ۔ تین بڑی تجلیاں بیان کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے اور دوسرا حرف۔ حے۔ یا آخری حرف دوسری تجلی کی دو ذاتوں یا شخصوں کے بیان کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔

(۳) قدیم یہود خدا کے نام کو علامتاً لکھتے تھے۔ یعنے ایک دائرہ کھینچکر اس تین جاڈ لگاتے تھے اور اور دائرہ کے نیچے اور اندر واول کیمز [illegible] کا نشان لگاتے تھے۔ دایرہ کاملیت ظاہر کرنے کی علامت تھی اور تین جاڈ جو لفظ یہوواہ کے پہلے حروف تھے۔ تین مرتبہ استعمال ہوتے تھے۔ تاکہ الوہیت میں تین اقنوم بیان کی جاویں۔ کمیز کاملیت کا مرتبہ اور اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ دایرہ کے ساتھ ایک ہے اور نیز الہی ماہیت کی واحدانیت ظاہر کرے ۞

(۴) خدا کے بیان کرنے کا مستعمل تھا وہ اس طور پر تھا کہ ایک مربع میں تین نقطہ بشکل تاج بنائے جاتے تھے

تاج شمسی مقصود کی عظمت و شوکت ظاہر کرتا تھا۔ اور نمبر تین سے الوہیت میں تین اقنوم ظاہر کئے جاتے تھے ؛

(۵) حرف شین باریتعالیٰ کے لئے ایک اور علامت تھی جو قدیم یہودیوں میں مستعمل تھی حرف شین جو لفظ شیڈائی (یعنے خدائے قادر مطلق) میں پہلا حرف ہے اور جو کلام مقدس میں خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے تین شاخوں سے بنایا جاتا تھا جو صورت اور لمبائی میں مساوی ہوتی تھیں۔ یہہ صورت بالخصوص سامری حروف میں لکھی جاتی تھی اور ایک ہی تنے سے جوڑی جاتی تھی۔ یہہ حرف بہت صاف طور پر ان تعویذوں پر لکھا جاتا تھا جس کو یہودی اپنے سروں پر باندھتے تھے ؛

(۶) مثلث متساوی الاضلاع ایک اور علامت تھی جس سے خدا کو ظاہر کرتے تھے جس کے گوشہ پر تین چھوٹی سرکل بناتے تھے اور حرف جاڈ اوپر والے گوشہ کے مقابل لکھا جاتا تھا۔ تین طرفین مثلث کی الوہیت کی تین اقنوم پر دلالت کرتی تھی اور طرفوں کی مساوی لمبائی ان کی مساوات کو بتلاتی تھی۔ اور جاڈ اس امر کا ثبوت تھا کہ اس علامت سے یہوواہ مراد تھا۔ اور تین دائروں سے اغلب ہے کہ تین اقانیم کی کاملیت مراد تھی ؛

(۷) یہودی دنیا کی علامتی شکل اس طور پر بناتے تھے کہ دنیا تین ہاتھوں سے تھامی ہوئی ہے۔ دو ہاتھ اس کے دو طرفوں یا پہلوؤں کو تھامے ہوئے ہیں اور ایک ہاتھ اس کے تلے کو تھامے ہوئے ہے۔ ہاتھوں کے نزدیک تین عبرانی حروف لکھے جاتے تھے۔ الف۔ دالیہ Daleth اور شین۔ اور ان تین حروف سے مراد سچائی۔ انصاف سلامتی۔ تصور کی گئی تھی اور یہہ تینوں حروف اس کے کرہ کے اوپر کی طرف بھی لکھے جاتے تھے۔ اس مضمون کے متعلق یہہ شہادت یہودی کلیسیا کی ہے جس کا ایک پہلو بہت صاف و صریح بیانات پر مشتمل ہے اور دوسرا علامات و مشابہات پر جو قطعی اور یقینی اور صاف ہیں۔ اور جس کی تفسیر او شرح بالخصوص انہیں کے مفسرین سے کی گئی ہے پس اس میں کسی طرح کی شک و شبہ کو گنجایش باقی نہیں رہتی کہ قدیم یہودی کلیسیا تثلیث فی التوحید کی تعلیم کے ماننے والی تھی۔ پچھلے زمانہ کے یہود نے اس سے انکار کیا۔ اور اس انکار کا سبب ان کا مسیحی مذہب سے دشمنی اور بغض پر مبنی تھا۔

اب ہم اس مضمون کے متعلق چند شہادتیں غیر اقوام کی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

(۱) ہندو بہت قدیم زمانہ سے الٰہی میں تثلیث کو مانتے چلے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان الوہیت کا نام برہمہ ہے۔ اور اس الوہیت میں تین شخصیتوں کا نام۔ برہمہ۔ وشن۔ مہیش ہیں۔ برہمہ کو وہ باپ یا اعلیٰ منبع مانتے ہیں۔ وشن کو درمیانی اور مجسم خدا مانتے ہیں۔ شو کو مارنے والا اور جلانے والا ہلاکت یا نیستی ان کے خیال کے مطابق اور کچھ نہیں ہے مگر ابتدائی صورتوں اور شکلوں کا منتشر اور مٹ جانا۔ اس مقصد سے کہ وہی پرانی ہستی پھر بحال کی جاوے۔ برہمہ وشن مہیش۔ تینوں کے چہرہ ایک ہی جسم میں بنائے جاتے ہیں۔ چھ ہاتھ دو دو ہر ایک کے لئے۔ یہہ طریقہ الوہیت کی شکل و صورت کھینچنے کا نہایت ہی قدیم ہے۔ اور ان کی عبادت گاہوں میں ہر جگہہ میں یہہ شکلیں بنائی جاتی ہیں۔ اور خصوص جزیرہ ایلیفنٹا کی چٹانوں میں یہہ صورتیں بنی ہوئی ہیں۔

(۲) اسی طور پر فارسیوں کا تریاد (یعنے تثلیث) ہے۔ ان کے نام یہہ ہیں۔ آرمزد Urmusd مہتر Mithra اور اہرمن Ahriman یونانی ان کو ذرا فرق سے نامزد کرتے ہیں۔ دونوں ہندو اور فارسیوں کے درمیان تثلیث کا دوسرا اقنوم درمیانی Mediator سمجھا جاتا ہے اور دنیا کے نظام موجودہ میں بڑا ایجنٹ تصور کیا جاتا ہے۔ الہامی نوشتوں میں جو زردشت سے منسوب کئے جاتے ہیں مشہور فارسی فیلسوف کے مندرجہ ذیل اقوال پائے جاتے ہیں۔ "جہاں کہ ازلی وحدت موجود ہے وہ اپنے تئیں پھیلاتا ہے اور دوسرے کو مولود کرتا ہے"۔ خدا کی تثلیث تمام دنیا میں چمکتی ہے جس میں اس کی وحدت سر ہے۔ باپ کے دل نے کہا کہ ساری چیزیں تین میں تقسیم کی جاویں۔ جس کی مرضی نے چاہا اور سب چیزیں تقسیم ہو گئیں۔ اور اس تثلیث میں نیکی۔ دانائی او سچائی ظاہر ہوئی جسے سب کچھ معلوم تھا۔ باپ نے سب کچھ پورا کیا اور انہیں دوسرے دل کو سونپ دیا۔ جسے آدمیوں کی قومیں عام طور پر پہلا خیال کرتے ہیں۔ تیسرا اقنوم اپنی نسبت بیان کرتے ہوئے یوں کہتا ہے میں سائکی Psyche یا روح باپ کے دل کے نزدیک دوسرے درجہ پر رہتی ہوں اور ساری چیزوں کو جلاتی ہوں ؛

راقم

جی۔ ایم

---

۸ مارچ کو لنڈن سے خبر آئی لارڈ رابرٹس نے ۷ کو اوسفونٹین سے بھیجی کہ دشمن کو بالکل بھگا دیا میدان صاف ہے۔ دشمن کا مقام نہایت مضبوط تھا سیدھا حملہ مشکل تھا اور اس میں بھاری نقصان کا احتمال تھا ؛

# وید سنگتہ

**سوال ۱- پہلا وید سنگتہ کون سا ہے؟**

**جواب- رگوید سنگتہ ؁**

س ۲- اس کو کیوں رگوید سنگتہ کہتے ہیں؟

ج- لفظ "رگ" جو کہ قاعدہ کی رو سے یہاں پر رگ بن گیا سو سنسکرت مصدر رچ سے نکلا جس کے معنے ستائش کرنا ہے پس رگوید سنگتہ وہ سنگتہ ہے جسمیں دیوتاؤنکی ستائش ہے ؁

س ۳- رگوید سنگتہ کی تقسیم کتنی قسم کی ہیں؟

ج- دو قسم کی (۱) تقسیم اشٹک ادھیائے اور برگ کے حساب سے (۲) تقسیم منڈل انوباک اور سکتہ کے حساب سے پہلی تقسیم کے مطابق رگوید سنگتہ میں ۸ آٹھ اشٹک اور ہر اشٹک میں آٹھ ادھیائے (باب) اور ہر ادھیائے میں قریب ۳۳ برگ (فصل) ہیں- دوسری تقسیم کے مطابق رگوید سنگتہ میں دس منڈل پچاسی ۸۵ انوباک اور ایک ہزار سترہ سکتہ ہیں- اکثر حوالے کے لئے منڈل سکتہ اور رچ کا ذکر ہوتا ہے ؁

س ۴- رگوید سنگتہ میں کل کتنے رچ یعنے آیات ہیں؟

ج- ۱۰۵۰۰ ہیں ؁

س ۵- وید سنگتہ کے سکتوں کی صورت کیسی ہے؟

ج- رگوید سنگتہ کے سکتہ نظم میں اور گیت کی صورت میں ہے ہر سکتہ کے شروع میں دیوتا یعنے معبود اور رشی یعنے عابد کا نام دیباچہ میں بلائے جاتے ہیں- عابد کے نام کے ساتھ اکثر اس کے خاندان کا بھی ذکر ہوتا ہے ؁

س ۶- کیا رگوید سنگتہ کے دسوں منڈل ایک ہی زمانہ میں تصنیف ہوئے؟

ج- نہیں بعضے منڈل کے سکتہ بہت قدیم اور بعضے منڈل کے سکتہ بہت نئے معلوم دیتے ہیں- زمانہ حال کے ویدک عالموں نے قواعد اور تعلیم کی رو سے خصوصاً دسویں منڈل کے سکتوں کو تو بہت ہی نئے قرار دئے ہیں ؁

س ۷- آج کل علما کیوں رگوید کی بہت قدر کرتے ہیں؟

ج- اس لئے کہ رگوید ایک قدیم کتاب ہے اور وید رگوید سے نکلے ہیں- رگوید کو پڑھنے سے قدیم آریہ قوم کی دینی اور دنیوی حالت بہت کچھ دریافت ہو سکتی ہے- سو اس تواریخی جستجو کے علما کسی روحانی بات کی خاطر اس کی قدر نہیں کرتے ہیں ؁

س ۸- وید کے سلسلہ میں رگوید سنگتہ کے بعد کونسا سنگتہ آتا ہے؟

ج- یجروید سنگتہ ؁

س ۹- اس کو کیوں یجروید کہتے ہیں؟

ج- یہہ نام سنسکرت مصدر "یج" سے نکلا ہے جس کے معنے قربانی کے ہیں اس وید میں خصوصاً وہ منتر ہیں جن کو کاہن لوگ قربانی چڑھاتے وقت پڑھتے تھے ؁

س ۱۰- اس وید کی دو بڑی تقسیمیں کیا ہیں؟

ج- باجسنئی یعنے
سفید یجروید اور تیتریہ
یعنے سیاہ یجروید سنگتہ یہہ دو تقسیمیں ایسی بڑی ہیں کہ اس سبب سے بعض یجروید کو دو وید کہتے ہیں ؁

س ۱۱- یجروید سنگتہ کے بعد کون سنگتہ آتا ہے؟

ج- سام وید سنگتہ-

س ۱۲- اس وید کو کیوں سام وید کہتے ہیں؟

ج- لفظ "سام" کے معنے گانے کے ہیں- اس سنگتہ کے منتر اکثر قربانی میں سوم رس چڑھاتے وقت گائے جاتے تھے اس لئے اس سنگتہ کو سام وید سنگتہ کہتے ہیں ؁

س ۱۳- اس سنگتہ میں کتنی آیات ہیں؟

ج- ایک ہزار پانچسو انچاس آیات ہیں ؁

س ۱۴- ان آیات میں کتنی آیات رگوید سنگتہ کی اقتباس کی ہوئی ہیں؟

ج- سوا اٹھتر آیات کے سام وید سنگتہ کی تمام آیات رگوید سنگتہ سے اقتباس ہوئی ہیں ؁

س ۱۵- آخری سنگتہ کون ہے؟

ج- اتھروید سنگتہ- اتھرو لفظ کے معنے فایدہ کرنا- یعنے اس وید میں وہ منتر درج ہیں جو خصوصاً جادوگری کے لئے استعمال ہوتے تھے- ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں اتھروید کا نام نہیں ملتا ہے مثلاً منو سنگتہ میں اور امرکوش نامے مشہور سنسکرت سنت میں محض رگوید- یجروید اور سام وید کے نام پائے جاتے ہیں- ولسن صاحب فرماتے ہیں کہ اتھروید کو وید نہ کہنا چاہیے بلکہ وید کا تمتہ- گمان غالب ہے کہ مابعد زمانہ میں کسی نے اتھروید کو وید میں ڈالدیا اور یوں چار ویدوں کا شمار پورا کیا ؁

---

**جنرل فرنچ** فرماتے ہیں کہ توپخانہ نے بہت کشت خون کیا ہمارا نقصان پچاس کے قریب تھا ؁

# واقعات اور درائیں

اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام دنیا میں فی سکنڈ سات پونڈ یا ایک سو پانچ روپئے کی بیر شراب خرچ ہوتی ہے۔ اس حساب سے تقریباً ۳۰ لاکھ پونڈ سالانہ صرف بیر شراب پر خرچ ہوتے ہیں۔ اگر یہی روپیہ جو نہ صرف بے فایدہ بلکہ لوگوں کے جسموں اور روحوں کو برباد کرنے والی چیز پر خرچ کیا جاتا ہے کسی مفید کام میں خرچ کیا جاوے تو کیسا بہتر ہو ؟

**فرانس** میں سات یا زیادہ بچوں کے والدین ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ اس طرح ڈیڑھ لاکھ خاندان اس بار سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔

**بولنے والی گھڑیاں۔** سوئٹزرلنڈ میں بولنے والی گھڑیاں اور جیب گھڑیاں فونوگرافک اصول پر بننی شروع ہوئی ہیں جو صرف بٹن دبانے سے صاف آواز میں وقت بتاتی ہیں اور الارم سونے والے کو جگا کر چھ بج گئے۔ اب اُٹھ بیٹھو " کہتا ہے۔ بعض ایسی گھڑیاں بھی ہیں جو اس کے ساتھ ہی یہہ الفاظ بھی کہتی ہیں کہ " اب پھر مت سو " ان گھڑیوں کے الفاظ خریدار کی خواہش کے مطابق ترتیب دئے جا سکتے ہیں۔ اس ایجاد کا فخر ایک فرنچ گھڑی ساز کو حاصل ہوا ہے جو جنیوا میں رہتا ہے۔ وہ گھڑیوں میں مصالحہ دار ربڑ کے چھوٹے ٹکڑے داخل کر دیتا ہے اور وقت اور منٹوں کا خیال ملحوظ رکھکر ایک دفعہ جو الفاظ کہدئے جاویں اُن کا اثر اس ربڑ پر پڑ جاتا ہے اور پھر وہی وقت آنے پر کلاک انکا اعادہ کر دیتا ہے ؟

**تھوکنے کی ممانعت۔** پیرس میں گاڑیوں ٹرینوں سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں اور دیگر پبلک مقامات پر بغرض صحت عامہ و انسداد انتشار امراض متعدیہ تھوکنے کی پہلی ہی ممانعت تھی اب عام بازاروں اور گلی کوچوں کے فرش پر بھی تھوکنے کی ممانعت کی گئی ہے ؟ رفیق ہند

**آئیندہ انڈیا سنڈے سکول یونین کا امتحان۔** ۱۴ جولائی ۱۹۱۰ء کو ہوگا اس میں جنوبی ایشیا کے سنڈے سکولوں کے تمام شریک خواہ مسیحی ہوں یا غیر مسیحی شامل ہو سکیں گے۔ یہہ امتحان ۱۹۱۰ء کے پہلے چھہ مہینوں کے انٹرنیشنل سنڈے سکول کے سبقوں اور نیز دس حکموں (خروج ۲۰: ۱-۱۷) اور مبارک بادیوں (متی ۵: ۱-۱۶) میں لیا جاویگا۔ امتحان دینیوالوں کے چار درج ہونگے۔ (۱) اُستاد۔ اسمیں ہر عمر کے استاد شامل ہو سکیں گے۔ اُن کی نسبت امید ہوگی کہ وہ سنڈے سکول کے سبقوں کے علاوہ انڈیا سنڈے سکول جرنل کی تفسیر اور تشریح سے بھی واقف ہونگے۔

(۲) سینیر۔ اسمیں اٹھارہ برس یا اس سے زیادہ عمر کے امیدوار شامل ہو سکیں گے اُن کی نسبت امید کی جائیگی کہ وہ سبقوں کے مضمون اور ان کی تشریح سے واقف ہیں۔

(۳) مڈل۔ اس میں وہ شامل ہو سکیں گے جن کی عمر ۱۳ برس سے اٹھارہ برس تک ہے۔

(۴) جونیر اس میں وہ شامل ہو سکیں گے جن کی عمر ۱۳ برس سے کم ہے۔ سوالوں کے جواب انگریزی یا اور کسی دیسی زبان میں دئے جا سکتے ہیں۔

(۵) زبانی۔ اس میں وہ شامل ہو سکیں گے کہ جو بالکل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے یا بہت چھوٹی عمر کے ہیں۔ ان سے علاوہ سبقوں کے مضمون کے دس احکام اور مبارکبادیاں اور سُنہلی آیات بھی دریافت کی جا سکتی ہیں ؟

**بڑی خوشی کی خبر ہے** کہ جگراؤں کے پادری احمد شاہ کی دو لڑکیوں نے اس سال ڈیرہ دون کے گرلس سکول کی طرف سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اُن میں سے ایک مس مرسی احمد شاہ کل یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر رہی۔ شاباش! شاباش!! شاباش!!!

ہم اپنے معزز بزرگ پادری احمد شاہ کو بھی اسکے لئے مبارکبادی دیتے ہیں۔

**ڈیرہ دون کی امریکن پریسبی ٹرین کلیسیا کی** طرف سے لودیانہ پریسبی ٹری کے میر مجلس کی خدمت میں درخواست بھیجی گئی ہے کہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء بدھ کا روز دعا و عبادت میں خرچ کیا جاوے۔ اور اس کلیسیا کی طرف سے اس روز کے لئے ذیل کے کلام اور ان صاحبان کے نام جو اُن آیات پر کلام کریں گے بھیجے گئے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۲ قرنتی ۹: ۱۵ | پادری ای۔ ایم۔ ویری ڈی۔ ڈی اور پادری۔ این۔ پریمداس۔ |
| ۱ یوحنا ۱: ۹ و ۱۰ | پادری آر تھکویل۔ ڈی۔ ڈی اور پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل۔ |
| متی ۲۹: ۱۴ و ۱۵ | قیس۔ ایم۔ وایلی اور پادری درگا پرشاد |
| واعظ ۱۲: ۱ | پادری ای۔ بی۔ نیوٹن اور پادری جمیل سنگھ۔ |
| اعمال ۲۰: ۲۸ | پادری سی۔ نورمن اور پادری بی۔ بی۔ رائے۔ |
| ۱ قرنتی ۹: ۱۶ | پادری۔ یو۔ ایس۔ جی۔ جونس اور پادری غلام مسیح اور پادری کے۔ بی۔ سرکار۔ |
| عبرانی ۹: ۲۸ | پادری۔ جے۔ جے۔ لوکس اور پادری |

## دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ........ [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ........ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ........ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ........ [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ........ [illegible]
بغیر انگریزی ضمیمہ ........ [illegible]

## نوٹس

نئے سال کے بہت دن گذر گئے ہیں۔ لیکن ہمارے معزز اور دیانتدار خریداران نور افشاں نے اب تک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں ؛

## نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

المشتہر
منیجر نور افشاں

حضور کمانڈر انچیف ہند دس روز کی شکار سیر کے لئے تشریف لیگئے ؛

## اشتہار

لنڈن اڈیشن کی ترمیم شدہ گورمکھی اناجیل اور رسولوں کے اعمال ہمارے کتب خانہ سے مندرجہ ذیل قیمتوں پر دستیاب ہوسکتے ہیں ؛

اناجیل اور رسولوں کے اعمال ایک جلد میں ۸ ر
علیحدہ علیحدہ فی کاپی ار

پنجاب بائبل اینڈ ریلیجس بک سوسائیٹی لاہور

## رسید زر

مسز پی۔ جی نتھانیل صاحبہ کانپور [illegible]
پادری۔ اے۔ جے۔ میک گا صاحب [illegible]
پادری۔ پی۔ ایم زکر صاحب [illegible]
پادری سوہن لعل صاحب چنیبہ [illegible]
پادری۔ جے۔ جے ہسلر صاحب۔ دہلی [illegible]
پادری تاراچند صاحب۔ اجمیر [illegible]
مسٹر جی اینڈرو دھنی صاحب [illegible]
باوا امر داس صاحب [illegible]
منشی شیر شاہ صاحب حیدر آباد سندھ [illegible]
پادری۔ جے ایف کمنگ صاحب واسطے بگ ڈرم ایبر [illegible]
ڈاکٹر۔ ای سی جشوعہ صاحب ہوڈل [illegible]
مسٹر فضل الہٰ صاحب پیلی بھیت [illegible]
بابو فقیرا صاحب۔ ترگڑھی [illegible]
پادری۔ جے این ہائیڈ صاحب واسطے بقیہ کل۔ پادری۔ الف۔ جی نیوٹن صاحب فیروزپور [illegible]
مسٹر ایچ میکملن صاحب واسطے ممتاز خان صاحب شاہجہانپور [illegible]

المشتہر
منیجر نور افشاں

## ریلوے حادثہ

الہ آباد کے قریب بارگڈہ سٹیشن سے ۴ میل کے فاصلہ پر سخت حادثہ ریلوے ہوا ہے۔ اس کی نسبت انجن ڈرائیور کا بیان ہے کہ ٹرین پوری تیزی میں جا رہی تھی جبکہ قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک گروہ آدمیوں کا سڑک پر کچھ کرتا ہوا نظر آیا۔ ڈرائیور نے سیٹی بجائی لیکن انجن کی چیخ کی بظاہر کچھ پروا نہ کی۔ جونہی ٹرین ان کے اوپر آنے کو تھی کہ وہ ہنگر منتشر ہوگئے۔ وہ سڑک کو اکھاڑتے تھے ایک ریل اکھاڑ دی تھی۔ ٹرین یہاں پر دھم سے دھکا کھا کر پٹڑی سے نیچے اتر گئی۔ اگلی گاڑی کا بریکسمین دو گاڑیوں کے اندر کچل گیا۔ چھ دیسی مسافروں کو بھی ایسی سخت چوٹیں آئیں کہ فوراً ۴۰ میل فاصلہ پر الہ آباد کے ہسپتال کو لے گئے۔ یہ سپیشل ٹرین تھی۔ ولایت کی ڈاک لیکر بمبی سے دوڑی آتی تھی۔ ڈاک کی ایک گاڑی پل سے نیچے جا پڑی۔ اس کے اندر کے آدمی بال بال بچ گئے۔ نقصان کا اندازہ ہو رہا ہے یقین ہے کہ سرکار ان مجرموں کا پتہ لگا کر ان کو قرار واقعی سزا دیگی کہ جو ایسے سخت جرم کے مرتکب ہوئے اور کس دلیری کے ساتھ ؛

جنوبی افریقہ میں فوجوں کو میدان جنگ میں پانی بہم پہنچانے کی آسانی کے لئے ہندوستان سے دو ہزار بہشتی روانہ ہونے والے ہیں۔ غرضکہ شاگرد پیشہ کے کام میں اہل ہند نے بڑی مدد کی ؛

ہندوستان میں چندہ قحط کی تعداد ۴۴ لاکھ ۷۹ ہزار تک پہنچی ؛

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛